روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹	ہفتہ ۳۰ جمادی الاوّل ۱۴۱۰ھ، ۳۰ فتح ۱۳۶۸ ہش، ۳۰ دسمبر ۱۹۸۹ء	نمبر ۲۹۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت ہی عزیز چیز

"سب سے زیادہ اہمیت اس بات کی ہے کہ ان واقفین نو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں۔۔۔۔۔ ان پر اس طرح پوری توجہ دیں جس طرح ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک بہت عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جا رہا ہو"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۸۹ء)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جس وقت انسان اللہ تعالےٰ کے حضور سچے دل سے توجہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے گناہ بخش دیتا ہے پھر بندے کا نیا حساب چلتا ہے۔ اگر انسان کا کوئی ذرا سا بھی گناہ کرے تو وہ ساری عمر اس کا کینہ اور دشمنی رکھتا ہے اور گو زبانی معاف کر دینے کا بھی اقرار کرے لیکن پھر بھی جب اسے موقع ملتا ہے تو اپنے اس کینہ اور عداوت کا اس سے اظہار کرتا ہے۔ یہ خدا تعالےٰ ہی ہے کہ جب بندہ سچے دل سے اس کی طرف آتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور رجوع برحمت فرماتا ہے۔ اپنا فضل اس پر نازل کرتا ہے اور اس گناہ کی سزا کو معاف کر دیتا ہے۔ اس لئے تم بھی اب ایسے ہو کر جاؤ کہ تم وہ ہو جاؤ جو پہلے نہ تھے۔ نماز سنوار کر پڑھو۔ خدا جو یہاں ہے وہاں بھی ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ جب تک تم یہاں ہو تمہارے دلوں میں رقت اور خدا کا خوف ہو اور جب پھر اپنے گھروں میں جاؤ تو بے خوف اور نڈر ہو جاؤ نہیں بلکہ خدا کا خوف ہر وقت تمہیں رہنا چاہیئے۔ ہر ایک کام کرنے سے پہلے سوچ لو اور دیکھ لو کہ اس سے خدا تعالیٰ راضی ہوگا یا ناراض۔ نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے نماز اس لئے نہیں کہ ٹکریں ماری جاویں یا مرغ کی طرح کچھ ٹھونگیں مار لیں۔ بہت لوگ ایسی ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کے کہنے سننے سے نماز پڑھنے لگتے ہیں۔ یہ کچھ نہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۴۷)

سچائی کو اپنا شیوہ بنائیں:۔

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔

"سچائی کو اپنا شیوہ بنائیں اور لوگوں کے سامنے اپنا اچھا نمونہ پیش کریں جو احمدیت کی ترقی۔ ناقل) میں ممد ہو اور ایسا نمونہ نہ پیش کریں جو احمدیت کی (ترقی۔ ناقل) میں روک بنے سچائی سے اگر شکست بھی ہو تو وہ ہزار فتح سے بہتر ہے اور وہ فتح جو جھوٹ سے حاصل ہو وہ ہزار شکست کے برابر ہے۔ آج کل یہ بات لوگوں کے منہ پر عام ہے کہ اس زمانہ میں جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں یہ بات ان کی بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے سچائی کے رستہ کو تلاش کرنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ اور جھوٹ کا رستہ چونکہ آسان ہے اس لئے اس کی طرف مائل ہو گئے۔ اگر ہر ایک شخص عہد کرے کہ میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ اور جھوٹ سے حرام کمائی نہیں کروں گا اور جھوٹ کے تمام رستے اپنے اوپر بند رکھوں گا تو وہ ضرور سچائی کے رستہ کی طرف قدم اٹھائے گا اور سچائی کے رستہ کی تلاش کرے گا۔ اور یہ قدرتی بات ہے کہ جب انسان کسی چیز کی جستجو کرتا ہے تو وہ چیز اسے مل جاتی ہے۔ یہ کہنا کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں اس کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالےٰ نے انسان کو جھوٹ بولنے پر مجبور کیا ہے۔ اور سچ کا رستہ انسان کے لئے بند کر دیا ہے۔ یہ خیال ان کا کم فہمی کی وجہ سے ہے۔ ...... اس نے انسانوں کے لئے سچ کا رستہ کھلا رکھا ہے۔ لیکن جو شخص جھوٹ کے رستے کو پسند کرتا ہے اس پر سچ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ پس یہ بات بالکل غلط ہے کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں۔ جو شخص سچائی سے اپنی روزی کمانے کا اللہ تعالیٰ سے عہد کرے یہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ اسے بے کار کرے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کے منشاء کے مطابق قدم اٹھاتا ہے۔ مشکلات تو ہر رستہ میں انسان کو پیش آتی رہتی ہیں۔ ہمارے سامنے اس کی مثال موجود ہے کہ انسان سچائی سے ہی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء)

تقریب شادی

مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۸۹ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے حضرت صوفی غلام محمد صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوتی عزیزہ عابدہ منصورہ جھٹ بنت مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ جو مکرم عبدالسمیع وڑائچ صاحب ولد چوہدری عبدالقدوس صاحب سابق مینیجر بشیر آباد اسٹیٹس سندھ حال دارالرحمت شرقی الف ربوہ کے ساتھ تیس ہزار روپے حق مہر پر طے پایا۔ بروز جمعہ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۸۹ء کو بعد نماز عصر احاطہ دفاتر تحریک جدید میں رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی اور حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۸۹ء بروز ہفتہ بعد دوپہر احاطہ دفاتر انصار اللہ میں دولہا کے والد صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا اور مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے دعا کروائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں اور جماعت کے لئے بہت بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔

سورج پہ غور کر کے نہ پائی وہ روشنی
جب چاند کو بھی دیکھا تو اس یار سا نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر :——— آغا سیف اللہ ، پرنٹر :——— قاضی منیر احمد
مطبع :——— ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت :——— دارالنصر غربی ربوہ ، قیمت :——— ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰ فتح ۱۳۶۸ ہش ۳۰ر دسمبر ۱۹۸۹ء

توسیع اشاعت

یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ احباب جماعت کو الفضل سے دِلی لگاؤ ہے ۔ یہ اخبار حضرت فضل عمر (اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ کے درجات کو بلند فرماتا رہے) کا جاری کردہ ہے ۔ حضور انور کی خصوصی توجہ کا مرکز رہا اور اس کی افادیت کو بڑھانے کیلئے حضور خصوصی ہدایات ارشاد فرماتے رہے ۔ اور ایک لمبے عرصہ تک اس کی نگرانی فرماتے رہے ۔ ہمارے موجودہ پیارے امام بھی جس طرح الفضل میں دلچسپی لے رہے ہیں وہ ڈھکی چھپی بات نہیں ، اس میں حضرت بانی سلسلہ (اللہ تعالےٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے) کے ارشادات ۔ آئمہ جماعت کی طرف سے تلقینِ عمل ۔ موجودہ امام جماعت کے خطبات ۔ ارشادات ۔ مجالس عرفان ۔ دوروں کی تفاصیل اور مختلف امور میں درک پیدا کرنے کے لئے متعدد مضامین ۔ جماعتی خبریں دفتری اعلانات ۔ احباب کی صحت کی خبریں ۔ نکاحوں اور شادیوں کی اطلاعات اور ایسی ہی دیگر کئی باتیں احباب جماعت کی دلچسپی کا باعث ہیں ۔

ہم میں سے ہر شخص کی یہ خواہش ہے کہ اس اخبار کے ذریعہ حضرت امام جماعت کی آواز ہر احمدی تک پہنچے تاکہ اس کے ایمان میں اضافہ ہو اور قوت عمل بڑھے ۔ کون نہیں جانتا کہ جو اثر امام کی آواز میں ہے وہ کسی دوسرے کی آواز میں ممکن ہی نہیں ۔ ہمارا استحکام ، ہماری تیزیٔ رفتار ہماری ہمہ جہت مساعی کا محور حضرتِ امام کی آواز ہے اور یہ آواز ہر احمدی تک پہنچنی چاہیئے ۔

احباب سے گذارش ہے کہ اگر ہر خریدار کم از کم ایک اور خریدار پیدا کرے تو فوری طور پر اخبار کی اشاعت دُگنی ہو سکتی ہے ۔ اگرچہ اسے بھی ہم کافی نہیں سمجھیں گے ۔ لیکن کم از کم اتنا تو ہو جائے ۔ بڑی جماعتوں میں تو یہ بات کوئی مشکل نہیں ہے ۔ جہاں ہزاروں کی تعداد میں احمدی ہوں وہاں تو ہر سال اشاعت بڑھائی جاسکتی ہے ۔ کیا ہمارے امراء اور صدر صاحبان اس طرف توجہ دیں گے ۔ اور ذاتی دلچسپی کے ساتھ الفضل کی توسیع اشاعت میں ہماری مدد فرمائیں گے ۔ ایک دو خطبے ہی یہ کام کر سکتے ہیں اور انفرادی مہم چلائی جائے تو پھر تو کیا ہی کہنا ، لیکن صرف امراء اور صدر صاحبان ہی یہ ثواب کیوں لیں ۔ ہم سب کیوں نہ ایسا کریں ۔

ہماری خوبیٔ قسمت کہ ہم رُکنے نہیں پاتے
کسی مشکل کے آگے ہم کبھی جُھکنے نہیں پاتے
وہ ہوتے ہیں ہمیں جیسے جو منزل تک پہنچتے ہیں
ہزاروں راہزن بھی ہوں تو ہم لُٹنے نہیں پاتے

——— ابوالاقبال

تمہیں کیا بتاؤں جو دل میں جلن ہے نئی ٹیس ہے اک نرالی چبھن ہے
عجب گومگو میں پھنسا ہوں عزیزو خموشی کا یارا نہ تابِ سخن ہے
غمِ یار سے سینہ صد چاک ہوں مَیں ہر اِک زخمِ دل بانسری کا دہن ہے
لہٰذا سُنو غور سے یہ ترانہ کہ افسانۂ عندلیب و چمن ہے
تعشق نے بلبل کو شہرت یہ بخشی ہم آغوشِ ذکرِ گل و یاسمن ہے
یہ ہے دائمی وصل کا اک نمونہ یہ معراجِ عشاق گل پیرہن ہے
کُھلا ہے یہ میدان عشق و وفا کا ادھر آئیں وہ جن میں کچھ بانکپن ہے
کِدھر ہیں وہ دِلدادۂ احمدیّت کہ لبیک مشہور جن کا سخن ہے
دکھائیں فدا عہد و پیماں کے جوہر کسی دلربا سے اگر کچھ لگن ہے
یہ میدان ہے امتحانِ وفا کا بظاہر ہزاروں مصائب کا بَن ہے
قدم کو بڑھائے چلو اے جوانو کہ تھوڑا ہے دن اور منزل کٹھن ہے
رہِ عشق آساں نہیں میرے پیارو یہ وادیٔ پُرخار ، ہمّت شکن ہے
یہاں آ نہیں سکتے راحت کے بندے رضا بالقضا اس زمیں کا چلن ہے
جسے مَوت کہتے ہیں دنیا کے کیڑے جواں مردِ عشاق کی وہ دلہن ہے
رہِ یار میں جاں نثاری کا شیوہ شبابِ تعشق کا اک بانکپن ہے
کہاں تابِ نظارۂ طُور ان کو جنہیں فکر خال و خط سیمتن ہے
رہِ عشقِ مولا میں کیونکر وہ گُم ہو جو پابندِ زنجیرِ فرزند و زن ہے
جسے بوالہوس کہہ رہے ہیں طریقت رہِ عشق میں یہ بھی اِک راہزن ہے
تمہیں چُن لیا انتخابِ ازل نے یہ فضلِ خدائے زمین و زمن ہے
بنو پاک دل خوش عمل نیک سیرت یہ عشاقِ عالی ہمم کا چلن ہے
کرو خدمتِ دین تم جان و دل سے نہ چھوڑو اسے یہ خدا کی رسن ہے

چلو سر بکف کوئے جاناں ، کہ گوہرؔ
یہی رسمِ عشاقِ رنگیں کفن ہے

ذوالفقار علی خان گوہرؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی مسائل

حضرت فضل عمر (اللہ آپ سے راضی ہو)

مخالفت اور ترقی

حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کی مخالفت خدا تعالےٰ کی ان مخفی تدابیر میں سے ایک بڑی اہم تدبیر ہے جس کے ذریعے وہ اپنے پیغام کو وسعت دیتا اور اس کے حلقۂ اثر کو وسیع کرتا ہے۔ جب مخالفت کا طوفان اُمڈ آتا ہے تو لوگوں میں ایک تہلکہ مچ جاتا ہے اور سعید طبع لوگ غور کرنے لگ جاتے ہیں۔ کہ آخر یہ شخص کیا کہتا ہے اور اسکی کیوں مخالفت کی جاتی ہے اور جب وہ تحقیق کرتے ہیں تو اللہ تعالےٰ ان کے سینوں کو کھول دیتا ہے اور وہ بھی صداقت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پس مخالف انبیاء کی آواز لوگوں کے کانوں تک پہنچانے کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔ جس سے جھوٹے مدعیانِ ماموریت قطعی طور پر محروم ہوتے ہیں۔ یوں تو وہ بھی عجیب و غریب دعوے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں مگر لوگ ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے۔ بلکہ وہ ان دعووں کو ایک مجنونانہ بڑ سے زیادہ کوئی وقعت نہیں دیتے۔ وہ بسا اوقات خود بھی چاہتے ہیں کہ لوگ ان کی مخالفت کریں تاکہ ہر کہ و مہ کی زبان پر ان کا نام ہو اور لوگوں میں ان کا چرچا ہو مگر کوئی ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا اور وہ گوشہ و گمنامی میں کسمپرسی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور کسمپرسی کی حالت میں ہی گمنامی کی موت مر جاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کی طرف سے جب کوئی مامور مبعوث ہوتا ہے۔ تو بڑے کیا اور چھوٹے کیا اور عالم کیا اور جاہل کیا اور مرد کیا اور عورتیں کیا اور طاقتور کیا اور کمزور کیا سب کے سب مخالفت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہر شخص جو اس پر تیر چلاتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے۔ مگر یہی مخالفت ایک دن سعید الفطرت انسانوں کو جھنجھوڑ کر انہیں کشاں کشاں اللہ تعالےٰ کے دروازے کی طرف لے آتی ہے چنانچہ دیکھ لو مکہ والوں کی شدید مخالفت ہی تھی جس نے حبشہ میں اسلام کا نام پہنچایا اور پھر مکہ والوں کی شدید مخالفت ہی تھی جس نے مدینہ منورہ میں اسلام کا نام پہنچایا پھر یہی مخالفت تھی جس کے نتیجے میں خود مکہ کے بڑے بڑے معاندین کے اپنے بیٹے اور بھائی اور رشتہ دار اسلام کی آغوش میں آگئے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی جانیں قربان کرنے لگ گئے۔ باوجود اس کے کہ مکہ والوں نے انہیں ہر قسم کی اذیتوں کا تختہ مشق بنایا۔ انھیں پتھروں پر گھسیٹا گیا۔ انہیں تپتی ریت پر لٹایا گیا۔ ان کی عورتوں کی شرم گاہوں میں نیزے مار مار کر انہیں مار اگیا۔ ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں ڈالی گئیں۔ انہیں اپنے وطن سے بے وطن کیا گیا۔ ان کی ٹانگوں کو اونٹوں سے باندھ کر اور پھر اونٹوں کو مخالف اطراف میں دوڑا کر ان کو ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔ لیکن ان تمام تکالیف کے باوجود وہ پروانوں کی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد چکر لگاتے رہے اور آپ پر اپنی جانیں نچھاور کرتے رہے۔ پس گو شیطان صداقت کا ازلی دشمن ہے اور اس کی کوشش ہمیشہ یہی ہوتی ہے کہ صداقت کا نشان تک دنیا سے مٹ جائے مگر آخر شیطان ہی صداقت کی اشاعت کا ایک ہتھیار بن جاتا ہے اور بھولے بھٹکے انسانوں کو آستانہ الوہیت کی طرف کھینچ لاتا ہے۔ اسی لئے جعلنا کہہ کر اللہ تعالےٰ نے اس تدبیر کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ یہ لحہ شر ہم نے اپنی حکمت کاملہ سے خود پیدا کیا ہے اور چونکہ یہ اعتراض پیدا ہوتا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ایسا کیوں کیا کہ ایک طرف تو وہ اپنے پیاروں کو مبعوث فرماتا ہے اور دوسری طرف دشمنوں کو ان پر کتوں کی طرح مسلط کر دیتا ہے۔ اس لئے اس کا جواب یہ دیا کہ "تیرا رب لوگوں کو ہدایت دینے اور اپنے مامورین کی معجزانہ مدد کرنے کے لحاظ سے بڑا کافی ہے"۔ یعنی بظاہر تو یہ مخالفتیں تمہیں قابل اعتراض نظر آتی ہیں لیکن انہی مخالفتوں کے نتیجے میں خدا تعالےٰ کا ہادی اور اس کا نصیر ہونا ظاہر ہوتا ہے جب مخالفت ترقی کرتی ہے تو جماعت کو بھی ترقی حاصل ہوتی ہے۔ اور جب مخالفت بڑھتی ہے تو اللہ تعالےٰ کی معجزانہ تائیدات اور نصرتیں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ اس لئے (حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی خدمت میں جب کوئی دوست یہ ذکر کرتے کہ ہمارے ہاں بڑی مخالفت ہے تو آپ فرماتے یہ تمہاری ترقی کی علامت ہے جہاں مخالفت ہوتی ہے وہاں جماعت بھی بڑھتی ہے۔ کیونکہ مخالفت کے نتیجے میں کئی ناواقف لوگوں کو بھی سلسلے سے واقفیت ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ ان کے دل میں سلسلے کی کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے اور جب وہ کتابیں پڑھتے ہیں تو صداقت ان کے دلوں کو موہ لیتی ہے۔

کامیابی کا گُر

اگر آج فرعون کی روح دوبارہ دنیا میں لائی جائے تو بتاؤ کیا وہ اس تخت پر بیٹھنا پسند کریگا یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ادنیٰ خادموں میں کھڑا ہونا۔ وہ بغیر ایک لمحہ کے سوچنے کے کہہ اُٹھے گا کہ میں موسیٰ کے ادنیٰ ترین خادموں میں کھڑا ہونا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جن لوگوں نے پھانسی دی وہ افسر اور وہ مجسٹریٹ جس نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ شخص حکومت کا مخالف اور لائق تعزیر ہے۔ اور وہ علماء جنہوں نے یہ کہا کہ یہ اپنی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے اگر آج انہیں دوبارہ دنیا میں لایا جائے اور پوچھا جائے کہ بقول انکے وہ ذلیل ماہیوں جو اسوقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے ان کے ساتھ کھڑا ہونا وہ زیادہ پسند کریں گے یا اس بات کو کہ ان کو روم کا شہنشاہ بنا دیا جائے تو وہ ایک منٹ کے لئے بھی غور کئے بغیر کہہ اُٹھیں گے وہ ان ماہیوں کی رفاقت کو زیادہ پسند کرتے ہیں آج پیٹر اور یعقوب کے نام پر کروڑوں عیسائی جان دینے کیلئے تیار ہیں۔ مگر اس زمانے کے گورنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو کوئی جانتا بھی نہیں پس تم میں سے بھی جو حزب اللہ میں اپنے آپ کو شامل کرے گا۔ اللہ تعالےٰ کی نصرت اس کی ویسی ہی مدد کرے گی۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگ گھبراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حکومت کے بعض مجسٹریٹ جماعت کے خلاف بہت بُرے ریمارکس کرتے ہیں مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے ایسے ہی ریمارکس حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کے زمانے میں ہوتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ایسی باتیں کہی جاتی تھیں لیکن انہی بادشاہوں اور گورنروں اور افسروں کو سو، دو سو سال بعد دنیا میں لایا جائے تو یہی کہیں گے کہ وہ باتیں سب جھوٹ تھیں اور ہمیں اس سلسلے کی ادنیٰ خدمت ہی زیادہ پسند ہے جھوٹ خواہ کسی بادشاہ کی زبان سے نکلے یا وزیر کی زبان سے نکلے خواہ کسی وائسرائے کی زبان سے نکلے یا گورنر کی زبان سے نکلے آخر جھوٹ ہے اور جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے ظلم کسی کو بھی عزت نہیں دے سکتا۔ اسلئے اگر تم اپنے اندر سے ظلم کو نکال دو اور حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ تو تمہیں کوئی خفیہ تدبیریں اور منصوبے جیسے آج بعض حکام کی مدد سے کئے جا رہے ہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے یہ سب جھاگ ہے اور جھاگ ہمیشہ مٹ جاتی ہے پانی قائم رہتا ہے ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ تم حزب اللہ بن جاؤ۔ دینِ حق اور اللہ تعالیٰ کی محبت نیکی۔ سچائی۔ ہمت اپنے دلوں میں پیدا کرو دنیا کی بہتری کی کوشش میں لگ جاؤ اور بنی نوع کی خدمت کا شوق اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ دینِ حق کا کامل نمونہ بن جاؤ پھر خواہ دنیا تمہیں سانپ اور بچھو بلکہ پاخانہ اور پیشاب سے بھی بدتر سمجھے تم کامیاب ہو گے اور خواہ کتنی طاقتیں اور حکومتیں تمہیں مٹانا چاہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکیں گی اور تم جو آج اس قدر کمزور سمجھے جاتے ہو تم ہی دنیا کے روحانی بادشاہ ہو گے۔

انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے اسی طرح پر نماز میں تضرّع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذّت نہیں پائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

اکینو

کہتے ہیں کہ فلپائن میں صدر کورازون اکینو کے خلاف بغاوت دبا دی گئی ہے۔ لیکن کون جانے وہاں تو پہلے بھی کئی دفعہ بغاوت ہوئی اور دبا دی گئی لیکن پھر بغاوت نے سر اٹھا لیا اس دفعہ جو بغاوت ہوئی اس میں کہتے ہیں کہ (۱۱۰) ایک سو دس افراد ہلاک ہوئے اور تقریباً چھ سو زخمی ہوئے اب کورازون اکینو نے قومی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا ہوا ہے اور اُنکے نائب صدر سالویڈور لارل نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ جس قسم کے اختیارات اکینو حاصل کرنا چاہتی ہیں اس سے ایک نئی ڈکٹیٹر شپ پیدا ہونے کا امکان ہے وہ کہتے ہیں کہ ۱۹۸۶ء میں ہم نے فرڈیننڈ مارکوس کو ڈکٹیٹر شپ سے جو دستبردار کروایا تھا تو وہ اسلئے نہیں تھا کہ ان کی جگہ کوئی اور ڈکٹیٹر لے لے بلکہ ملک کا طرز زندگی خاص طور پر سیاسی بدلنے کے لئے وہ بغاوت کی گئی تھی اور فرڈیننڈ مارکوس کی بیس سالہ حکومت کا خاتمہ کیا گیا کورازون اکینو کہتی ہیں کہ میں جو اختیارات حاصل کرنا چاہتی ہوں وہ لوگوں کو حراست میں لینے اور انہیں قید کرنے کیلئے نہیں بلکہ وہ نجی رہائش گاہیں اور دفتروں کی چھان بین کرنے کیلئے ہیں نائب صدر سلواڈور لارل اور اکینو ایک ہی ٹکٹ پر کامیاب ہوگئے تھے۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے دونوں میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں اور ان اختلافات کے نتیجے میں دونوں کی راہیں جدا ہو گئی ہیں۔ اکینو کا خیال ہے کہ لارل اور حزب مخالف کے سینیٹر جوئن پونسے این ریلے اور اُنکے اپنے قریبی رشتے دار ایڈورڈو کوجوان جی کو اس موجودہ بغاوت میں ملوث ہیں لارل نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ ان کا بغاوت کے ساتھ کوئی تعلق ہے۔ لیکن انہوں نے یہ بات ضرور پیش کی ہے کہ موجودہ حالات میں کیبنٹ اور کانگرس کے تمام ممبر استعفیٰ دیں اور عام انتخابات کروائے جائیں۔

کہا جاتا ہے کہ فرڈیننڈ مارکوس کی بیوی نے کہا ہے کہ وہ اپنے بینک اکاؤنٹ کا اسی فی صد فلپائن کی حکومت کو دینے کیلئے تیار ہیں یہ رقم سات کروڑ ڈالر بنتی ہے۔ یہ بات اُنہوں نے اکینو کی حکومت کے اس وکیل سے کہی جو مسز مارکوس سے روپیہ واپس لینے کے معاملے میں تگ و دو کر رہے ہیں۔ اکینو اور ان کی حکومت کا خیال ہے کہ مارکوس نے ملک سے دس ارب ڈالر لے کر باہر کے بنکوں میں رکھے ہوئے تھے اور ان میں سے ایک خاصی رقم سوئٹزرلینڈ کے ان بنکوں میں رکھی ہوئی تھی جہاں اکاؤنٹ خفیہ رکھے جاتے ہیں۔ بھلا دس ارب ڈالر کی بجائے اکینو سات کروڑ ڈالر کیسے لینا قبول کر سکتی ہیں۔

اقوام متحدہ

۲۰ نومبر کو اقوام متحدہ نے متفقہ طور پر ایک ہمہ جہتی کنونشن منظور کیا جس کے تحت تمام اقوام کے بچوں کی حالت کو بہتر بنانا مقصود ہے سیاسی اور انسانی ہمدردی کے ناطے بچوں کی حفاظت لازمی قرار دی گئی۔ اس کنونشن کے لئے دس سال تک مختلف ممالک کے ساتھ گفت و شنید ہوتی رہی۔ اور اب آخر کار یہ ہمہ جہتی عالمی قانون منظور کیا گیا ہے کہ بچوں کے بنیادی حقوق انہیں ملنے چاہییں۔ انہیں مزدوری کے دوران ضرورت سے زیادہ کام دینے کے خلاف ان کی حفاظت کی جائے۔ منشیات اور جنسی جرائم سے انہیں بچایا جائے۔ والدین کی لاپرواہی کو بھی دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور تعلیم اور ان کی خوش دلانہ کھیلوں کا انتظام کیا جائے۔

اس کنونشن کا مسودہ ۴۳ دستخط کرنے والے ملکوں نے تیار کیا ہے۔ اس میں تمام اوپر بیان کی گئی باتوں کا ذکر ہے۔ جو اس کنونشن پر دستخط کریں گے وہ اس بات کے ذمہ دار ہوں گے کہ بچوں کی عمر کا تعین کیا جائے کہ کب ان کو مزدوری پر لگایا جا سکتا ہے۔ اور مزدوری کے اوقات اور ادائیگی کا بھی خیال رکھیں گے۔ یہ کنونشن اس وقت قابل عمل سمجھی جائے گی جب ۲۰ اقوام اس کی توثیق کر دیں گی۔ اس کے ذریعے تمام حکومتوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ بچوں کی ہر قسم کی حفاظت کا انتظام کریں۔

ضمیر جعفری

ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کے معروف مزاح نگار سید ضمیر جعفری کو ورلڈ اردو کانفرنس نے اکبر الٰہ آبادی ایوارڈ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ ایوارڈ ضمیر جعفری کو حیدر آباد (دکن) میں اگلے سال کی فروری میں دیا جائے گا۔ اس موقعے پر ایک عالمگیر سیمینار منعقد کیا جائے گا۔ جس میں دکن کی ادبیانہ اور تمدنی اور لسانی کامیابیوں کا ذکر ہو گا۔ اس سیمینار کے ایک سیشن میں ضمیر جعفری کو یہ ایوارڈ اردو میں مزاح نگاری کے سلسلے میں دیا جائے گا۔

جارج بش

امریکہ کے صدر جارج بُش نے گذشتہ بارہ تاریخ کو کہا کہ وہ اسرائیل پر پی۔ ایل۔ او کے ساتھ گفت و شنید کرنے کیلئے دباؤ نہیں ڈال سکتے۔ اُنہوں نے امریکی سکرٹری آف سٹیٹس جیمز بیکر کی کارگذاری پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مقبوضہ عرب علاقوں میں انتخابات کی بات اطمینان کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ اُردن کے شہزادہ حسن جو وہاں کے تاج و تخت کے ولی عہد ہیں نے صدر بش سے کہا ہے کہ باوجود اسکے کہ مشرقی یورپ میں انتہائی اہم تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ انہیں مشرق وسطیٰ کی طرف بھی ترجیحی طور پر توجہ دینی چاہیئے شہزادہ حسن نے صدر بش کے ساتھ ۳۰ منٹ تک ملاقات کی اور صدر کو شاہ حسین کا ایک پیغام دیا۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ پیغام کا موضوع کیا ہے شہزادہ حسن کے خیال میں یہ ملاقات ایک نہایت اچھے موقع اور اہم حالات کے درمیان ہوئی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اب جب کہ دنیا میں غیر معمولی تبدیلیاں عمل میں لائی جا رہی ہیں صدر بش سے ملاقات نہایت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ صدر بش مشرق وسطیٰ میں امن کے قیام کے سلسلے میں ہماری خاصی مدد کر سکتے ہیں جب ان سے یہ کہا گیا کہ وہ شاہ حسین کے پیغام کے متعلق کچھ بتائیں تو اُنہوں نے کہا کہ میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اسکے ذریعے کوئی نئی تحریک تو نہیں کی گئی البتہ ہمیں ضرورت اس بات کی ہے کہ اس معاملے کو بہتر طور پر سمجھا جائے اور ہم امید کرتے ہیں کہ سکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر اگلے سال اس سلسلے میں جب گفتگو کا آغاز کریں گے تو کامیابی نزدیک تر آ گئی ہو گی۔ شہزادہ حسن نے اس بات کا اعادہ کیا کہ آئندہ ہونے والی گفت و شنید میں پی۔ ایل۔ او۔ کو ضرور شامل کرنا چاہیئے۔ اگرچہ اسرائیل نے پی۔ ایل۔ او کے ساتھ بالمشافہ یا بالواسطہ بات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے مینجر سٹیو ہارٹ نے کہا کہ صدر بش نے شہزادہ حسن سے کہا ہے کہ اس سارے معاملے میں اُردن کو کلیدی حیثیت حاصل ہے اور یہ ملک ہمارا بہت اچھا دوست ہے۔ صدر بش نے شاہ حسین کی ان کوششوں کو سراہا جو انہوں نے اس خطے میں قیامِ امن کیلئے کی ہیں اور صدر بش نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ عالمی وسائل کو چھوڑ کر شہزادہ حسن نے موجودہ انتخابات جو اُردن میں کرائے گئے ہیں ان کی تفصیلات سے بھی صدر بش کو آگاہ کیا اور انکے مطابق صدر بش نے اس مثبت تبدیلی کی تعریف کی ہے۔

تھامس پین

تھامس پین انگلستان میں ۲۹ جنوری ۱۷۳۷ء کو پیدا ہوا۔ معمولی تعلیم حاصل کی۔ کچھ عرصہ ایکسائز میں ملازم رہا۔ مذہبی مبلغ بھی رہا ۱۷۷۴ء میں امریکہ کا رخ کیا۔ ایک اخبار کی ادارت سنبھالی امریکہ کی آزادی کی جدوجہد میں شریک ہوا۔ برطانوی حکومت کے خلاف پہلا کتابچہ "عقل سلیم" ۱۷۷۴ء میں شائع ہوا۔ بعد میں آزادی کی تحریک آگے بڑھانے کے لئے ۱۶ کتابچے لکھے۔ ان کتابچوں نے عوام کو بیدار کیا۔ واشنگٹن اس کا زبردست مداح تھا۔ برطانوی مفکر اور سفیر برک انقلاب فرانس کا مخالف تھا۔ اس کی کتاب کے جواب میں پین نے ۱۷۹۱ء میں "رائٹز آف مین" لکھی۔ اس کا انتساب جارج واشنگٹن کے نام تھا۔ وہ فرانس گیا جہاں انقلابی کونسل نے اسے شہری کا رتبہ دیا۔ اختلافات کی بنا پر حراست میں لیا گیا۔ بعد میں رہا ہوا۔ پھر اسے انقلابی کونسل کا رکن بنا لیا گیا۔ امریکہ واپس آیا تو وہاں اس کی تنقید اور حق گوئی کی وجہ سے پذیرائی نہ ہوئی۔ آخری عمر انتہائی کسمپرسی اور بیزاری میں بسر ہوئی۔ ۱۸۰۹ء میں اسکا انتقال ہوا ۱۸۱۹ء میں اس کی لاش برطانیہ پہنچا دی گئی۔ امریکہ اور برطانیہ دونوں ملکوں میں اس کی یادگاریں ہیں۔ وہ عالمی شہری تسلیم کیا جاتا ہے۔

سطح سمندر میں تدریجی بلندی

دنیا کی فضا گرم ہوتی جا رہی ہے اور اس کا بڑا سبب یہ ہے کہ انسان جو تیل اور کوئلہ جلاتا ہے اس کی گیس اوپر جا کر فضا کو گرم کر رہی ہے جس کے نتیجے میں خیال ہے کہ قطب شمالی اور قطب جنوبی کی برف پگھلے گی اور گرمی سے سمندر کا پانی پھیلے گا اور اس طرح سمندر کی سطح اونچی ہوتی جائے گی۔ یہ بھی خیال ہے کہ اگلے سو برسوں میں سمندر کی سطح ایک میٹر تک اونچی ہو جائے گی جس سے بہت سے ساحلی علاقوں میں پانی آ جائے گا اور بہت سے چھوٹے چھوٹے جزیرے ڈوب جائیں گے۔ جہاں تک قطب شمالی و جنوبی کی برف پگھلنے کا تعلق ہے۔ کمپیوٹر یہ پیشن گوئی کرتے ہیں کہ یہ سلسلہ ۲۰۷۰ء تک ہو گا اور اصل مسئلہ دنیا کے لئے اس کے بعد شروع ہو گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

حیاتِ نور

مرتبہ شیخ عبدالقادر صاحب

محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ وممبر نگران بورڈ نے حیاتِ نور مصنفہ محترم مولانا عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل کا جس طرح تعارف کروایا وہ ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں۔

محترم شیخ صاحب نے فرمایا:

"زمانہ کروٹیں لیتا چلا جاتا ہے۔ پرانے نقوش مٹتے اور نئے ابھرتے چلے جاتے ہیں، (قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر) کا عہد اس کی یاد اور اس سے جو فوائد ہم لوگوں نے حاصل کئے۔ نئی پود بہت حد تک اس سے ناواقف ہے۔ ان بظاہر مٹتی ہوئی یادوں کے متعلق بعض امور اس انداز کے ہوتے ہیں کہ انہیں قائم رکھنا اور ہر ممکن طریق سے انہیں بھولنے نہ دینا۔ احیائے قوم کے لئے ازبس ضروری ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ بھلا کرے شیخ عبدالقادر صاحب کا کہ انہوں نے (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی سوانح پر حیاتِ طیبہ لکھ کر ایک اہم ضرورت کو پورا کیا۔ اب ان کی دوسری کوشش حیاتِ نور ہے جس کا ایک حصہ جستہ جستہ میں نے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کچھ ایسے انداز سے اسلوب بیان کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ مضمون میں جدت اور ندرت دونوں موجود ہیں۔ بے ساختہ پن ہے۔ کوئی تصنع نہیں اور طریقِ اظہار خیال ایسا دلنشیں کہ دل یہی چاہتا ہے کہ پڑھتے چلے جائیں۔ شیخ صاحب نے کتاب میں (قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل) کی مجالس کا زندہ نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ پڑھنے والا یوں محسوس کرتا ہے کہ گویا وہ خود شریک مجلس ہے۔ اور یہ سارا واقعہ اس کا آنکھوں دیکھا ہے۔ ایک حد تک ماضی کو دہرانے میں وہ کامیاب رہے ہیں۔ اور تاثر کے اعتبار سے انہوں نے قارئین کے لئے نہائت قیمتی روحانی مواد فراہم کر دیا ہے۔ وہی قومیں زندہ رہتی ہیں یا زندہ کہلانے کی مستحق ہوتی ہیں جو اپنے اسلاف کے کارناموں کو نہیں بھولتیں۔ خدا کرے کہ ایسی تحریروں کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ ہوتی رہے اور اس قسم کی قلمی کوششوں کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔ افراد جماعت کا فرض ہے کہ وہ ایسی تصانیف خرید کر مصنفوں کی حوصلہ افزائی کریں۔ اور وہ فریضہ جو اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچانے کی شکل میں اللہ تعالےٰ نے ہر فرد پر قائم کیا ہے۔ اس کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوں۔ اللہ تعالےٰ اس تصنیف کو بنی نوع انسان کی روحانی بہبودی کا ذریعہ بنائے اور اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کا عشق لوگوں کے دلوں میں پیدا کرے اور ہر فرد جماعت کو توکل کا وہ مقام حاصل ہو جائے اور ہر فرد کے متعلق یہ کہا جا سکے کہ

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نورِ یقیں بودے

حضرت ملک سیف الرحمن صاحب

مکرم وسیم احمد صاحب سروعہ مربی سلسلہ لکھتے ہیں:-

خاکسار نے سنہ ۱۹۸۳ء میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ اس وقت محترم ملک سیف الرحمن صاحب پرنسپل تھے اور کچھ ماہ بعد بیرون ملک چلے گئے۔ آپ صبح ٹائم سے قبل ہی جامعہ میں پہنچ جاتے تھے۔ وقت کی بہت پابندی کرتے تھے۔ میرا گھر جامعہ سے کچھ فاصلے پر تھا۔ دو تین دفعہ مجھے یاد ہے کہ میں جامعہ وقت پر نہ پہنچ پایا۔ اس وقت میرے ساتھ چند اور طالب علم بھی تھے۔ اسمبلی کے خاتمہ پر ملک صاحب نے ہمیں بلایا اور فرمایا کہ یہ میرا قصور ہے کہ آپ لوگ وقت پر جامعہ نہیں آئے۔ اس لئے آپ کے ساتھ مجھے بھی سزا ملنی چاہیئے۔ چنانچہ آپ ہمارے ساتھ گراؤنڈ کی صفائی میں شامل ہو جاتے رہے اور ہماری درخواست کے باوجود تکلیف اٹھاتے۔ ہمیں اپنی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا تاکہ آئندہ مکمل کوشش ہوتی کہ اسمبلی میں دیر نہ ہو۔ نیز ان طلباء کو وقفہ میں چائے بھی پلاتے جو دیر سے آنے کی وجہ سے صبح سزا پا چکے ہوتے۔ پھر اپنے طلباء کی صحت کی بھی فکر ہوتی اور اپنے پاس سے پیسے دے کر کہتے کہ دودھ پی لینا۔ ایک دفعہ مجھے بھی سو روپے دئیے اور تاکید کی کہ بادام یا دودھ وغیرہ پیو۔

جامعہ آنے سے قبل خاکسار نے ایک دفعہ آپ سے آٹوگراف لی تو میری ڈائری پر یہ الفاظ کندہ کئے ..... (ترجمہ اللہ پر توکل کرو۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ہر آن دیکھتا ہے)

خاکسار ملک سیف الرحمن ۳۰.۶ ۸۳/۸۲
دارالصدر ربوہ

آخر میں میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

الفضل کے وہ خریداران جو اپنا پرچہ بذریعہ ڈاک موصول کرتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ براہِ کرم اپنے پوسٹ کوڈ سے اطلاع دیں تاکہ ان کے پتے کی چٹوں پر درج کیا جا سکے۔ (مینیجر)

برطانیہ کا عمومی تعلیمی معیار

برطانیہ میں تقریباً ساٹھ لاکھ افراد ایسے ہیں جو اچھی طرح نہ پڑھ سکتے ہیں نہ لکھ سکتے ہیں اور معمولی جمع تفریق کے سوال حل نہیں کر سکتے۔ پورے یورپ میں جہالت کی سب سے زیادہ شرح برطانیہ میں ہے۔ ایک سرکاری سروے میں کہا گیا ہے کہ تعلیم پانے والوں کی چوتھائی تعداد ایسی ہے جسے پڑھنا لکھنا سکھانے کی ضرورت ہے اور ہر پانچ میں سے ایک شخص ایسا ہے جو حساب کے آسان سوال حل نہیں کر سکتا اس کی تربیت ہونی چاہیئے۔ جو لوگ ملازمتیں دیتے ہیں وہ بھی شکایت کرتے ہیں کہ اسکول سے فارغ ہو کر آنے والوں میں بنیادی تعلیم کا فقدان ہے۔ ظاہر ہے کہ اس مسئلے کی بنیاد سکول اور تعلیمی نظام پر ہے۔ مثال کے طور پر برطانیہ میں چھوٹے بچوں کو اے۔ بی۔ سی نہیں پڑھائی جاتی۔ انہیں ہجے نہیں سکھائے جاتے۔ ان کے سامنے پورے پورے لفظ رکھے جاتے ہیں اور ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ لفظ پہچانیں گے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ انگریزی زبان ہجوں سے نہیں پڑھائی جا سکتی کیونکہ ہجے دھوکہ دے سکتے ہیں۔ مثلاً But بٹ ہے اور Put پُٹ ہے۔ تو طے یہ پایا کہ بچوں کو ہجے نہیں لفظ سکھائے جائیں۔ اسی طرح بعض ماہرین کہتے ہیں کہ قواعد یا گرامر بہت اکتا دینے والا مضمون ہے اسے پڑھانے کی ضرورت نہیں۔ ایسی ہی باتوں کی وجہ سے اب کہا جا رہا ہے کہ لوگ لکھنے پڑھنے میں کمزور ہیں۔ نہ ان کی گرامر درست ہے نہ ہجے۔ یہی حال حساب کا ہے کہ سارے پرانے طریقے ختم کر کے نئے نئے طریقے رائج کر دیئے گئے ہیں۔ حکومت برطانیہ کو اس صورتحال کا اچھی طرح علم ہے اور وہ اس سلسلے میں کوئی بڑا اور ٹھوس قدم اٹھانا چاہتی ہے

باخدا انسان کی صحبت

محترم محمد یعقوب خاں صاحب سابق ایڈیٹر لائٹ کا ایبٹ آباد سے ایڈیٹر الفضل کو ۲۹/۶/۷۰ کے لکھے ہوئے خط کا ایک حصہ احباب کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

حسن اتفاق ہے کہ حضرت امام جماعت (الثالث) جس کوٹھی (سعید ہاؤس) میں ٹھہرے ہیں وہ میری رہائش گاہ سے قریب ہے۔ آج میں نے ارادہ کیا کہ اپنی پہیئے والی کرسی (ویل چیئر) پر بیٹھ کر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کروں۔ میرے ملازم جو میری کرسی دھکیل رہے تھے۔ راستہ کے نشیب وفراز سے گھبرا جاتے تھے۔ میں انہیں ہمت دلاتا تھا کہ اصل راحت اور ثواب اسی تکلیف میں ہے۔ جو ہم اٹھا رہے ہیں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے قتل عام سے میں بے حد افسردہ خاطر تھا اور سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا ہو گا اللہ ہی ہے جو ہندوستانی مسلمانوں کو ہندوؤں کے مظالم سے بچائے۔ قریب نصف صدی قبل میں نے انگریزی اخبار "لائٹ" میں ایک اداریہ لکھا تھا جس کا عنوان تھا۔

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

ساجدہ پروین صاحبہ

محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ

میری دادی جان فاطمہ بی بی اہلیہ عبداللہ صاحب والدہ تاج دین صاحب ۲۵ جنوری ۱۹۸۳ء کو صبح نو بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ انہوں نے زندگی میں بہت سے صدمے برداشت کئے۔ آپ تقریباً ۷ سال کی تھیں کہ آپ کے ۴ بھائی اور ۲ بہنیں طاعون کی وباء سے وفات پا گئے۔ کچھ عرصہ بعد والدین نے بھی آپ کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اس نازک موقع پر آپ نے نہایت صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔ والدین کی وفات کے بعد نانی صاحبہ کے پاس رہیں۔ ۲۰ سال کی عمر میں آپ کی شادی ہوئی۔ شادی سے پہلے آپ غیر مبایع تھیں۔ ایک بیٹے اور ایک بیٹی کی ولادت کے بعد سلسلہ احمدیہ میں بذریعہ خواب شامل ہوئیں۔ خواب میں آپ نے دیکھا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ایک کرسی پر تشریف فرما ہیں اور آپ کے ساتھ حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب کی اہلیہ بھی ہیں۔ اور آپ کے عزیز و اقارب ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خواب میں آنے کے ساتھ ہی ایک عجیب سی روشنی ظاہر ہوئی آپ اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ یہ ایک ایسی روشنی تھی جس نے میرے دل و دماغ کو روشن کر دیا۔ عجیب نرالی روشنی تھی۔ حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب کی اہلیہ نے آپ سے کہا کہ فاطمہ تو احمدیت قبول کیوں نہیں کر لیتی۔ اس کے جواب میں حضرت اقدس نے آپ کے رشتہ داروں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کے ڈر سے یہ احمدیت قبول نہیں کرتیں۔ جب آپ بیدار ہوئیں تو آپ بہت بے چین تھیں۔ آپ چاہتی تھیں جتنی جلدی ہو سکے احمدیت قبول کر لوں۔ مگر رشتہ داروں کی دشمنی کے خوف سے آپ جلد کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتی تھیں۔ اسی کشمکش میں پورا سال گزر گیا۔ ایک دن آپ اپنے خاوند کو کھیتوں پر کھانا دینے گئیں تو واپسی پر قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کے ہاتھ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئیں۔ قبول احمدیت کے بعد آپ پر تکلیف و مصائب کا باب کھل گیا مگر خدا تعالیٰ کی مدد آپ کے شامل حال رہی۔ پہلے تو آپ کے رشتہ داروں نے آپ کو نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی لیکن جب آپ نہ مانیں تو انہوں نے آپ کو ہر طرح سے تنگ کرنا شروع کر دیا۔ آپ کا دیور مخالفت میں پیش پیش تھا۔ اسی مخالفت میں آپ کی بیٹی کو ایک رشتہ دار نے ڈھاب میں مار کر پھینک دیا۔ اس واقعہ کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے دادی صاحبہ کو بذریعہ خواب دی۔ آپ ثابت قدم رہیں۔ جس رشتہ دار نے آپ کی بیٹی کو مارا تھا اس کی بیٹی نے اپنی بہن کو اسی ڈھاب میں دھکا دے کر ہلاک کر دیا۔ آپ کے ایک دیور نے آپ کو مارنے پیٹنے سے بھی گریز نہیں کیا اور ہر طرح سے تنگ کرنا شروع کر دیا۔ آخر دیور کا انجام کچھ یوں ہوا کہ اس کے ایک بیٹے نے گھریلو پریشانیوں سے تنگ آ کر ساس، بہو اور بھائی کو قتل کر دیا اور خود پھانسی کی سزا پا گیا۔ ہر طرح کی مشکلات اور مخالفت کے باوجود آپ نے اپنے چار بیٹوں اور ایک بیٹی کی شادی احمدی گھرانوں میں کی۔

تقسیم پاکستان کے بعد آپ قادیان سے چنیوٹ آ گئیں اور چنیوٹ آ کر آپ کے خاوند نے بھی احمدیت قبول کر لی۔

خدا تعالیٰ نے آپ کو قبول احمدیت کی وجہ سے اتنی عزت اور برکت دی کہ آپ کے وہی غیر از جماعت رشتہ دار جو آپ کو تنگ کرتے تھے آپ کے سامنے امداد کے لئے آپ کے آگے ہاتھ پھیلاتے تھے۔ آپ کی دعاؤں اور قربانیوں کا نتیجہ ہی ہے کہ آپ کا ایک پوتا جمیل احمد صاحب لاہور میں مربی سلسلہ کی حیثیت سے خدمت دین میں مصروف ہے۔ آپ کی ایک پوتی عابدہ حفیظ چنیوٹ کی لجنہ کی صدر ہے اور خاکسارہ اپنے حلقہ میں جنرل سیکرٹری کے فرائض انجام دے رہی ہے۔ آپ کے باقی بچے بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے اٹھنے والی ہر آواز پر لبیک کہنے والوں میں پیش پیش رہتے ہیں۔

آپ بہت اچھے اوصاف کی مالک تھیں۔ نہایت پاکباز، تہجد گزار، صوم و صلوٰۃ کی پابند، باہمت اور باصبر خاتون تھیں۔ دوسروں کی خوشی میں خوش اور دکھ پر آنسو بہانے والی تھیں۔ نمازوں میں سب مریضوں، پردیسیوں غریبوں، مربیان سلسلہ کی کامیابی، امام وقت کی صحت و تندرستی و کامیابی حتیٰ کہ بانی پاکستان قائداعظم کی بلندی درجات کے لئے بھی ہر نماز کے بعد دعائیں کرتیں۔ مہمانوں کی آمد پر نہایت خوشی کا اظہار فرماتیں۔ سب بیٹوں، بہوؤں، پوتوں اور پوتیوں کے ساتھ مساوی سلوک کرتیں۔ ہر چھوٹے بڑے کی عزت کرتیں۔ جانوروں تک کا بہت خیال رکھتیں، ہر صبح اور شام روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے چڑیوں کو ڈالتیں۔ نہایت سادہ طبیعت پائی تھی۔ قرآن ناظرہ تو نہیں آتا تھا۔ البتہ قرآن مجید کی کئی سورتیں زبانی یاد تھیں جو نماز فجر کے بعد باقاعدگی سے سنایا کرتی تھیں۔ آخری عمر تک دعائیں اور قرآنی آیات یاد کرتی رہیں

۱/۱۰ حصہ کی موصیہ تھیں

جب بھی کوئی پیسے ملتے سب سے پہلے چندہ نکال کر رکھتیں باقی اخراجات بعد میں کرتیں۔

آخر کو یہ پیارا اور بابرکت وجود ہم سے جدا ہو گیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) نے نماز جنازہ پڑھائی۔ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو بلند درجات عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

انسان کا نفس خدا کی اونٹنی ہے جس پر وہ سوار ہوتا ہے۔ یعنی انسان کا دل الٰہی تجلّیات کی جگہ ہے اور اس اونٹنی کا پانی خدا کی محبّت اور معرفت ہے جس سے وہ جیتی ہے۔

شکر للہ! مل گیا ہم کو وہ لعلِ بے بدل
کیا ہوا گر قوم کا دل سنگ خارا ہو گیا

شخصیات

مطیع اللہ - لاہور

خوشحال خان خٹک

خوشحال خان خٹک پشتو زبان کے مشہور شاعر تھے۔ ضلع پشاور میں نوشہرہ کے قریب اکوڑہ خٹک کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے۔ جس کے ایک طرف دریا اور دوسری طرف پہاڑ ہیں۔ انہوں نے آزاد فضا میں پرورش پائی۔ آپ کے والد کا نام شہباز خاں تھا۔

خوشحال خاں کے والد خٹک قبیلے کے سردار تھے۔ خٹک افغانوں کا ایک مشہور قبیلہ ہے۔ جس کی آبادی دریائے اٹک کے پار سے شروع ہوتی ہے۔ اور پشاور تک چلی جاتی ہے۔ مغل بادشاہ شاہ جہاں نے خوشحال خاں کے والد شہباز خاں کو اپنی طرف سے منصب دار مقرر کیا تھا۔ خوشحال خاں کو تیرہ سال کی عمر میں ان کے والد نے جنگ کے تمام گر بتا دیئے تھے۔ انہوں نے خوشحال خاں کو بچپن ہی میں اپنے ساتھ کئی جنگوں میں شریک کیا تھا۔ جہاں خوشحال خان نے بڑی بہادری کے جواہر دکھائے۔

خوشحال خاں کی عمر جب ۲۸ سال کی ہوئی تو ان کے والد ایک جنگ میں مارے گئے۔ والد کی وفات کے بعد انہیں قبیلے کا سردار مقرر کیا گیا۔ خوشحال خاں جب خٹک قبیلے کے سردار بن گئے تو شاہ جہاں نے ان کے والد کا منصب انہیں سپرد کر دیا۔ شاہ جہاں کے بعد اورنگزیب عالمگیر نے بھی یہ منصب داری خوشحال خان ہی کے پاس رہنے دی۔ لیکن کچھ عرصے کے بعد اورنگزیب کو لوگوں نے خوشحال خان کے خلاف بھڑکا دیا۔ اورنگزیب نے انہیں زگون کے ایک قلعہ میں قید کر دیا۔

خوشحال خاں نہ صرف ایک بڑے شاعر اور ادیب تھے بلکہ ایک بہادر سپاہی بھی تھے۔ وہ تاریخ میں قلم اور تلوار کے دھنی کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ وہ عربی، فارسی اور اسلامی علوم کے عالم تھے۔ ساتھ ہی وہ طب میں مہارت رکھتے تھے۔ وہ اپنے شعروں کے ذریعے سے حق باتوں کی تلقین کرتے تھے۔ خود اس پر عمل بھی کرتے تھے۔ ان کی شاعری میں بڑا اثر، جوش اور ولولہ تھا۔ جس طرح جرمنی کے باشندے گوئٹے پر اور ایران کے باشندے فردوسی پر فخر کرتے ہیں۔ اسی طرح سرحد کے عوام بھی خوشحال خاں پر ناز کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

عزیزہ امۃ الرفیق لبنیٰ صاحبہ دار الرحمت شرقی ربوہ لکھتی ہیں۔

کل کے الفضل (مورخہ ۱۰، دسمبر ۸۹) میں مکرم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب کا مضمون "انگریزی سنیئے اور بولئے" پڑھا جس سائنسی طریقے سے وہ زبان سکھانے کی طرف توجہ دلاتے ہیں وہ انتہائی فائدہ مند ہے۔

جہاں تک انگلش زبان میں LANGUAGE کی بے ربطگی کا تعلق ہے وہ بہرحال موجود ہے۔ لیکن مکرم پروفیسر صاحب نے جو انگلش حرف "G" کی مثال دی ہے کہ بغیر کسی اصول کے یہ "گ" اور "ج" کی آواز نکالتا ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ اگر "G" کے بعد VOWELS میں سے "I" یا "E" آتا ہو تو "G" "ج" کی آواز نکالتا ہے مثلاً AGE ، AGITATION لیکن اگر "G" کے بعد CONSONANT SOUND ہو یا VOWELS A، O، U ہوں تو پھر "G" "گ" کی آواز نکالتا ہے۔ مثلاً GREEN، GUN، GAGGLE ، AGO اس اصول کو FOLLOW کرتے ہوئے ہم GIGANTIC، GEOGRAPHY ، GARAGE کو صحیح PRONOUNCE کرتے ہیں۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اس اصول میں بھی کچھ EXCEPTIONS ہیں مثلاً GIGGLE، GIFT وغیرہ۔ لیکن EXCEPTIONS کو CONSIDER کرتے ہوئے یہ اصول FOLLOW کر سکتے ہیں۔

یہی اصول عمومی طور پر لفظ "C" کیلئے بھی APPLY کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً CUT، COT ، CAT میں "C" "ک" کی آواز نکالتا ہے جبکہ CIRCLE، CERTAIN میں "س" کی آواز نکالتا ہے اسی طرح اگر "C" کے بعد CONSONANT SOUND ہو تو یہ "ک" کی آواز نکالے گا مثلاً CLEAR ۔ CRICKET ۔ لیکن اگر "C" کے بعد "Y" ہو تو یہ "ک" کی بجائے "س" CONSONANT کی آواز دے گا۔ مثلاً CYCLE ، CYST ۔ لیکن یہ بھی ایک GENERAL قانون ہے۔ کوئی بھی FOREIGN LANGUAGE سیکھنے کیلئے STUDENTS کو EXCEPTIONS کیلئے بہرحال تیار رہنا چاہیئے کیونکہ LANGUAGE تو وقت کے ساتھ ساتھ بدلتی ہے۔ اس لئے اس کے لئے HARD AND FAST RULE نہیں ہوتا۔

مکرم ایڈیٹر صاحب اگر آپ کی طرف سے اجازت ہو تو خاکسار بھی اس سلسلے میں آپکی مدد کر سکتی ہے کہ انگلش کے PRONUNCIATION کو کس طرح STANDARD بنایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ خاکسار نے یونیورسٹی میں PHONETICS پڑھی ہوئی ہے۔ جس میں انگلش PRONUNCIATION کے بارے میں بھی سکھایا جاتا ہے۔

آپ الفضل بہت محنت سے تیار کر رہے ہیں۔ کسی خاص موضوع پر اگر آپ کو کچھ لکھوانا مقصود ہو تو خاکسار آپ کی راہنمائی میں ایسا کر سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازے۔

مکرم شیخ محمد لطیف صاحب۔ ۵، جامع کلاتھ مارکیٹ فیصل آباد لکھتے ہیں

"محترم میاں محمد افضل صاحب کے ماہر تعلیم ہونے میں کسے کلام ہو سکتا ہے۔ مجھے پڑھائی چھوڑے ۳۵ سال کا عرصہ ہو گیا مگر اس مضمون (۱۰، دسمبر ۱۹۸۹ء کے الفضل میں شائع ہوا ہے) نے جو لطف دیا وہ طالب علمی کے زمانہ میں پڑھائی میں بھی نہیں آیا۔ میری طرف سے اتنا معلوماتی مضمون لکھنے پر میاں صاحب کی خدمت میں مبارکباد عرض کر دیں

محترمہ مسعودہ اختر صاحبہ نے یہ خط لکھا اور اس کے تھوڑا ہی عرصہ بعد آپ وفات پا گئیں۔ اس خط میں جن خیالات اور جذبات کا اظہار کیا گیا ہے وہ قابل قدر ہیں۔ ہم ان کی یاد تازہ رکھنے اور آپ کے لئے دعاؤں کے مواقع پیدا کرنے کیلئے یہ خط قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

(مدیر)

الفضل تو جب سے ہوش سنبھالی اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رہا۔ لیکن آج کل جو جان آپ نے اس میں ڈال دی ہے اس کے لئے تہہ دل سے ممنون ہیں۔ اب الفضل ایک بوجھل سا اخبار نہیں رہا۔ بہت بدلا بدلا اور ہر ایک اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔ ہر قسم کے مضامین نے اخبار کی شان دوبالا کر دی ہے۔ وقف نو میں پیارے پیارے بچوں کی تصاویر دیکھ کر دعائیں نکلتی ہیں۔ خدایا تو ان کو نیک بنا۔ زندگی دے اور پھر جس مقصد کے لئے انہوں نے وقف کیا وہ روح ان میں ڈال۔

اپنے نہایت پیارے آقا کی تصویر دیکھ کر دل تڑپ اٹھتا ہے کہ خدایا اب تو ان آزمائش کی گھڑیوں کو ختم کر کے وہ دن قریب لا جب وہ محبوب فتح و نصرت کے ساتھ واپس آئے اے اللہ! تو ایسا ہی کر۔

بزرگان سلف کا ذکر خیر۔ یہ بھی بہت اچھی کاوش ہے۔ پتہ چلتا ہے کہ ہمارے بزرگوں نے کیسے اور کتنی بڑی قربانیاں دیں جس سے ان کے نام تاریخ احمدیت میں ہمیشہ جگمگاتے رہیں گے۔

اور پھر آپ کی نظموں کا تسلسل۔ آج کچھ اشعار سوچتی ہوں تو کل اس سے بھی اعلیٰ ہوتے ہیں۔ اللہ! "چوز" نہیں کر سکتی بہرحال

دعائے مستجاب اپنی عجب منظر دکھاتی ہے
خدا سے تم بھی مانگو اور پاؤ تو ہمیں جانیں؟
ہتھیلی پر ہم اپنی جان لے کر آئے بیٹھے ہیں
تم اپنی جان کی بازی لگاؤ تو ہمیں جانیں؟

خدا کرے زور قلم اور زیادہ۔ نیز ۱۸ جون کے اخبار میں مولوی فضل حق صاحب کا ذکر خیر پڑھا جس میں لکھا ہے آپ کا شدید خواہش تھی کہ قادیان جاؤں اور وہاں کے حالات دیکھوں اور علماء سے ملوں۔ یہ زمانہ ۱۹۳۲ء کا تھا جب جماعت احمدیہ اپنی سلور جوبلی منا رہی تھی۔ پیارے آقا حضرت فضل عمر کی جوبلی تو ۱۹۳۹ء میں منائی گئی تھی۔ اگر ۱۹۳۲ء کی بات غلط ہے تو براہ کرم تصحیح فرما دیں۔ اور خاکسارہ کا نام مسعود اختر نہیں مسعودہ اختر ہے۔ یہ خط میں دنوں کے بعد پوسٹ کر رہی ہوں۔

(مسعودہ اختر اہلیہ حاجی سید جنود اللہ)

بقیہ:۔ باخدا انسان

"ہندوستان میں سپین" (SPAIN IN INDIA) جو نقشہ میں نے اس اداریے میں کھینچا تھا وہ تو اب ہندوستان میں ظاہر ہے اور مستقبل کی تاریکی سے دل بیٹھتا جاتا ہے۔ اس ذہنی کوفت کے اندر بار بار حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بتلائے گئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے تھے "میرزا غلام احمد کی جے"۔ سپین کے حالات حضرت صاحب نے سنائے۔ جہاں وہ اپنے حالیہ دورے میں گئے تھے۔ وہاں مسلمانوں پر جو گذری وہ ایک درد ناک داستان ہے۔ حضرت صاحب نے غرناطہ میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں کہ اے اللہ سپین کا کیا بنے گا؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت آئی کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور وقت مقررہ پر وہاں کے حالات بہتر ہو جائیں گے۔ وہی حال ہندوستانی مسلمانوں کا معلوم ہوتا ہے۔ اور حضرت صاحب نے میرے دل کو تقویت دلائی۔

الغرض میں مایوس اور غمزدہ دل لیکر گیا تھا اور چند منٹ حضرت صاحب کی صحبت میں بیٹھنے کی بدولت ایک پُرامید دل لے کر پاس آیا۔ یہ عریضہ میں اس غرض سے ارسال خدمت کر رہا ہوں کہ احباب تک یہ بات پہنچا دوں کہ باخدا انسان کی صحبت اور معیت کسقدر عظیم نعمت ہے۔

تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ

حیدر بلاک کے توسیعی منصوبہ کی تعمیر کے لئے مندرجہ ذیل اضلاع نے دیئے گئے ٹارگٹ مکمل کر دیئے ہیں اللہ تعالیٰ جزائے خیر سے نوازے۔ دیگر ناظمین اضلاع سے بھی گزارش ہے کہ وہ بھی جلد از جلد اپنے اپنے ضلع کے ٹارگٹ مکمل کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

"ہزارہ ڈویژن، چکوال، قصور، کوٹلی آزاد کشمیر، میرپور آزاد کشمیر، مظفر آباد، تھرپارکر، بھکر، ساہیوال، لیہ، خانیوال، اوکاڑہ، بدین"

(قائد مال مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

پھر ذرا سوچو کہ اب چرچا مرا کیسا ہوا
کس طرح سرعت سے شہرت ہو گئی در ہر دیار

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
پوسٹ بکس ۱۶ فون: ۶۳۴
NASIR ناصر
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
۰ ہمدردانہ مشورہ
۰ قابل اعتماد
۰ اصولی علاج کیلئے
بیرونی مریض فہرست ادویہ و فارم تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں اکیڈمی کے سالانہ مقابلہ جات

نصرت جہاں اکیڈمی کے سالانہ علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوتے جن کا آغاز ۴ نومبر ۱۹۸۹ء کو ہوا اور یہ مقابلہ جات تین دن تک جاری رہے۔ یہ مقابلہ جات ہاؤسز کی بنیاد پر ہوئے نصرت جہاں اکیڈمی کے تمام طلباء کو چار گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے جن کے نام آئمہ احمدیت کے نام کے مطابق ہیں۔ اس طرح چار ہاؤسز۔ نور ہاؤس، محمود ہاؤس، ناصر ہاؤس اور طاہر ہاؤس ہیں۔ دورانِ سال جو بھی علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوتے ہیں وہ ہاؤسز کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ یہ مقابلہ جات جونیئر اور سینئر سیکشن میں علیحدہ علیحدہ منعقد کروائے جاتے ہیں۔ اور سال کے آخر پر مجموعی کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے فاتح ہاؤس کو ٹرافی دی جاتی ہے اور باقی کھلاڑیوں کو انفرادی انعامات دیئے جاتے ہیں۔

گزشتہ سال فاتح ہاؤس محمود ہاؤس تھا اور ٹرافی کا حقدار پایا۔ امسال مجموعی کارکردگی کے اعتبار سے محمود ہاؤس اور ناصر ہاؤس نے ۳۵، ۳۵ پوائنٹس حاصل کر کے اوّل پوزیشن حاصل کی اور ٹرافی کے حقدار قرار پائے۔ عزیز شعیب احمد فضل جماعت ہفتم کو بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

سالانہ مقابلہ جات کا آغاز ۴ نومبر ۱۹۸۹ء کو ہوا مکرم نسیم احمد طاہر صاحب نائب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی نے مقابلہ جات کا افتتاح کیا۔ علمی مقابلہ جات، تلاوت، نظم، اردو تقریر، انگلش تقریر، کوئنر مقابلہ کے علاوہ ورزشی مقابلہ جات میں انفرادی طور پر دوڑ ۸۰۰ میٹر دوڑ ۴۰۰ میٹر، ہائی جمپ، لانگ جمپ، کلائی پکڑنا، سائیکل ریس، بیڈمنٹن، نشانہ غلیل، ٹیبل ٹینس، شطرنج اور کیرم بورڈ کے مقابلہ جات ہوئے اسی طرح کرکٹ، فٹ بال، والی بال، کبڈی، ہاکی کے اجتماعی ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد کروائے گئے۔

ان مقابلہ جات کے نگران سپورٹس انچارج مکرم عبدالصمد قریشی صاحب تھے جنہوں نے کامیابی سے ان مقابلہ جات کو منعقد کیا۔ اس کے علاوہ چاروں ہاؤسز کے نگران، مکرم منصور احمد طاہر صاحب (نور ہاؤس)، مکرم داؤد احمد چیٹھہ صاحب (محمود ہاؤس) مکرم اظہر احمد صاحب (ناصر ہاؤس)، مکرم منصور احمد ظفر صاحب (طاہر ہاؤس) نے بھی خوب دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ تمام ہاؤسز کے نگران دوران سال اپنے ہاؤس کے طلباء کو تیار کرتے ہیں۔ اور اچھے کھلاڑیوں کا انتخاب کر کے مقابلہ جات میں حصہ دلواتے ہیں۔ طلباء کے علاوہ اساتذہ نے بھی ان مقابلہ جات میں دلچسپی کا مظاہرہ کیا اور طلباء کی حوصلہ افزائی کی۔ تین روز کے مقابلہ جات کے بعد ۶ نومبر ۱۹۸۹ء کو فائنل مقابلہ جات ہوئے جن میں مکرم محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی مہمان خصوصی تھے۔ انہوں نے طلباء کی حوصلہ افزائی کی۔ اس طرح یہ سالانہ مقابلہ جات کامیابی سے تکمیل کے مراحل تک پہنچے۔

محمد نبیل چیف پریفیکٹ "نصرت جہاں اکیڈمی"

ربوہ میں سونے چاندی کے زیورات کا قدیم مرکز
SHOP: 649 , RES: 841
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ پاکستان

نئی ویگن
ڈیسنٹ انگلش اسکول
(نئی عمارت)
نرسری تا پنجم۔ کلاس میں داخلہ شروع ہے
دارالرحمت شرقی ب
آفس ۹ تا ۱۲ کھلا رہے گا
کلاس رومز میں ہیٹر کا انتظام ہے۔
فری ویگن سروس
پرنسپل

خبریں

ملکی خبریں

٥ معروف انقلابی اور مجاہدِ آزادی دادا امیر حیدر گذشتہ روز یہاں طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے اُنکی عمر تقریباً ۹۰ سال تھی۔ دادا امیر حیدر پاکستان بننے سے قبل انڈین کمیونسٹ پارٹی کے راہنما تھے اور پاکستان بننے کے بعد پاکستان کمیونسٹ پارٹی کے راہنماؤں میں اہم مقام رکھتے تھے اور کمیونسٹ پارٹی پر پابندی لگنے کے بعد آج تک مسلسل ترقی پسند تحریک میں کام کرتے رہے

٥ قتل ڈکیتی اور چوری کی بڑھتی ہوئی وارداتوں پر ۶٫۰۰۰ افراد کے ہجوم نے احتجاج کرتے ہوئے فاروق آباد کا تھانہ اور پولیس چوکی نذر آتش کر دی ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر، علاقہ مجسٹریٹ، ڈی ایس پی اور ۱۰ پولیس کانسٹیبل زخمی ہو گئے۔ مجسٹریٹ اور پولیس کی جیپیں اور کار جلادی گئیں۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس پھینکی اور ہوائی فائرنگ بھی کی مظاہرین نے شیخوپورہ سرگودھا روڈ اور ریلوے لائن پر تین گھنٹے تک ٹریفک بند رکھی

٥ کراچی میں مختلف تنظیموں کے اجلاس میں ایک نئی تنظیم سندھی۔ پنجابی۔ پختون۔ بلوچ فورم قائم کی گئی۔ اجلاس میں سندھی اتحاد، پنجابی پختون اتحاد جئے سندھ تحریک، سندھی پنجابی اتحاد بلوچ خواجہ کچھی اور دیگر سندھی تنظیموں اور برادریوں کے راہنماؤں نے شرکت کی۔ رابطہ کمیٹی کا پہلا اجلاس سندھی اتحاد کے راہنما رسول بخش پلیجو کی رہائش گاہ پر عنقریب منعقد ہو گا

٥ وزیرِ اعظم بے نظیر بھٹو ایک روزہ دورے پر صوبائی دارالحکومت لاہور پہنچیں۔ ملک غلام مصطفیٰ کھر بھی انکے ہمراہ تھے وزیرِ اعظم کے ساتھ ہی گاڑی میں بیٹھ کر گورنر ہاؤس پہنچے۔

غیر ملکی خبریں

٥ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے جمہوریہ لتھونیہ کی کمیونسٹ پارٹی کے بارے میں کوئی فیصلہ مؤخر کر دیا ہے اور ابتدائی اقدام کے طور پر فیصلہ کیا ہے کہ لتھونیہ کے کمیونسٹوں کے ساتھ بات چیت کے لئے سوویت صدر میخائل گورباچوف ایک وفد لے کر آئندہ چند دنوں میں لتھونیہ کے دارالحکومت ولنیئس جائیں گے۔ انکے دورے کی حتمی تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا۔ لتھونیہ کی کمیونسٹ پارٹی ماسکو کی کمیونسٹ پارٹی سے تعلق ختم کرنیکا اعلان کر چکی ہے۔ دارالحکومت میں منگل کے روز بھی لاکھوں افراد نے لتھونیہ کی الگ اور خود مختار کمیونسٹ پارٹی کے حق میں مظاہرہ کیا صدر گورباچوف نے مرکزی کمیٹی میں پیش کی گئی اپنی رپورٹ میں جمہوریہ لتھونیہ کے اس فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور کہا ہے کہ وہ سوویت کمیونسٹ پارٹی یا سوویت یونین کو توڑنے کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ سوویت کمیونسٹ پارٹی کے نظریاتی سربراہ اور پولٹ بیورو کے رکن میڈ ویڈیف نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ کریملن سوویت کمیونسٹ پارٹی کو انتشار سے بچانے کیلئے سیاسی طریقے اختیار کرنے کی کوشش کرے گا۔

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
بے اولاد، نرینہ اولاد سے محروم، اٹھراء، بچوں کا سوکھا پن۔
• گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴
• ربوہ فون ۹۰۶ • قلعہ کالر والا • ملتان • کراچی

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجیے اور خدمت کا موقع دیجیے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱